سے مارنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ ملک کے مختلف گوشوں سے لاکھوں لوگ جوق در جوق اس عاشق رسول ﷺ کا آخری دیدار اور اس کی میت کو کندھا دینے کے لیے اس کے آبائی شہر پہنچے عامر چیمہ کی شہادت نے غازی علم دین کی شہادت کی یاد تازہ کردی۔ ایک روز میں نے شہید عامر چیمہ کے والد پروفیسر نذیر چیمہ سے تعزیت کے لیے فون کیا تو انہوں نے کہا کہ کاش ان کا ایک اور بیٹا ہوتا تو وہ اسے بھی حضور ﷺ کے ناموس پر قربان کر دیتے۔

اسی طرح ہالینڈ میں مقیم مراکش کے عبدالرحیم کو جب یہ پتہ چلا کہ ہالینڈ کے وین گوگ نامی آرٹسٹ نے ایک ماڈل عورت کے برہنہ جسم پر قرآنی آیات تحریر کیں (نعوذ باللہ) اور اس اپنے فن کا شاہکار قرار دیا تو وہ یہ برداشت نہ کر سکا اور اس نے آرٹسٹ کی جان لے لی۔ عدالت نے اسے اس جرم میں چھ سال کی سزا سنائی اور کہا کہ عدالت کو امید ہے کہ اسے اپنے کیئے پر پچھتاوا ہوگا اور وہ مستقبل میں ایسا نہیں کرے گا' تو عبدالرحیم نے مسکراتے ہوئے جج کو جواب دیا کہ اسے اپنے کئے پر کوئی پچھتاوا نہیں بلکہ فخر ہے اور رہائی کے بعد اگر کسی نے حضور اکرم ﷺ کے خلاف توہین کا ارتکاب کیا تو وہ یہ جرم ایک بار پھر کرے گا۔ یہ سن کر عدالت نے اس کی سزا کو عمر قید میں تبدیل کر دیا اور احکامات دیئے کہ اس دیوانے کا دماغی علاج کروایا جائے۔ اس چیز سے متاثر ہو کر میں مراکش میں عبدالرحیم کے گھر گیا اور اس کی ماں کو مبارکباد دی کہ وہ ایک بہادر بیٹے کی ماں ہے' میں نے اس کی ماں کو بتایا کہ میرا تعلق اس ملک سے ہے جس نے غازی علم الدین شہید اور عامر چیمہ جیسے عاشقانِ رسول ﷺ کو جنم دیا۔ ہالینڈ میں مقیم میرے ایک دوست نے مجھے ٹیلی فون پر یہ اطلاع دی کہ ہالینڈ کی فریڈم پارٹی کا لیڈر اور رکن پارلیمنٹ گرٹ ولڈر ان دنوں ایک ایسی فلم ریلیز کرنے کی کوشش کر رہا ہے جس میں قرآن شریف کی بے حرمتی کی گئی ہے' واضح ہو کہ یہ وہی ملعون ہے جس نے اس سے پہلے یہ بیان دیا تھا کہ اگر مسلمان ہالینڈ میں رہنا چاہتے ہیں تو انہیں آدھے قرآن شریف کو تلف کرنا ہوگا اور اگر حضور اکرم ﷺ زندہ ہوتے تو میں ان کا اس وقت تک تعاقب کرتا جب تک وہ ملک چھوڑ کر نہیں چلے جاتے (نعوذ باللہ)۔

میں نے جب کالم نگاری کا آغاز کیا تو میرے ذہن میں تھا کہ میں بین الاقوامی حالات و واقعات اور اپنے مشاہدات قارئین تک پہنچاؤں گا۔ یہ عجیب اتفاق ہے کہ میرے کالم لکھنے کے آغاز سے اب تک اسلام، مسلمانوں اور حضور اکرم ﷺ کی ذات کے خلاف معاندانہ پروپیگنڈے کے ایسے واقعات سامنے آرہے ہیں جنہیں کوئی بھی مسلمان نظر انداز نہیں کر سکتا اور ان واقعات کو تحریر کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔

ایک مسلمان اپنی ذات، اپنے خاندان اور ملک کی توہین تو شاید برداشت کر لے مگر وہ اپنے حضور اکرم ﷺ کی شان میں گستاخی قطعا برداشت نہیں کر سکتا۔ ناموس رسالت کا تحفظ ہر شے پر مقدم ہے حضور اکرم ﷺ کی محبت ہر مسلمان کا سرمایہ ہے اور یہ سرمایہ اسے اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہے۔

سلام اس پر کہ جس کے نام کی عظمت پہ کٹ مرنا مسلماں کا یہی ایماں، یہی مقصد یہی شیوہ

☆

مصر کی عدالت کا تاریخی فیصلہ

سید محمد مامون رشید
نائب مہتمم جامعۃ السادات حیدرآباد

محترم ارشاد احمد حقانی صاحب نے اپنے کالم بعنوان ''سول محکموں سے فوجی افسروں کی خوش آئند واپسی'' بتاریخ 13 فروری 2008ء میں آپ نے دو اہم باتوں کی طرف اشارہ فرمایا: ا۔آرچ بشپ آفکنٹ بری کا فتویٰ۔ ۲۔مصری عدالت کا 12 مصریوں کو جنھوں نے ماضی میں اسلام قبول کرلیا تھا دوبارہ عیسائیت قبول کرنے کی اجازت دینا۔

یقیناً یہ ایک ''تاریخی فیصلہ'' قرار دیا جاسکتا ہے مگر ہرگز اثبات میں نہیں بلکہ منفی انداز کا ایک ایسا فیصلہ ہے جس نے دین اسلام کے ساتھ کھلم کھلا مزاق اور شریعت محمدی علی صاحبہا الصلاۃ والسلام کے کے ساتھ ناواقفیت کا واضح ثبوت دیا ہے۔

اس وقت مصر کی 76 ملین آبادی میں Coptic عیسائیت کے افراد 6 سے 10 فیصد پائے جاتے ہیں، Collier's Encyclopedia کے حوالہ سے کچھ تاریخی جان کاری انکے حوالہ سے قارئین کی نظر کر رہا ہوں:

The word "Copt" simply means Egyptain, and Coptic Christians represent nearly all that is left of the once great church of Alexandria......After the Arabs conquered Egypt in 639, apostasies to Islam were so numerous that the country is now more than 90 percent Muslim. The Copts (mwstly poverty-stricken peasants) form the largest christian body. Their religious head is the Coptic Patriavch of Alexandria, who lives at Cario, with 25 bishops under his jurisdiction. The rites of worship of the Coptic Church are derived from the original Greek liturgy of Alexandria. These rites are celebrated in thi now cead Coptic tongue, with a large admixture of Arabic. Pg 390. V.No.6 COPTIC {ka'ptrk}, a language, the latest stage of Egyptian, employed by Christian population wo the Nile Valey. Pg 312.VNo.7.

ان لوگوں کا محض سخت پابندیوں سے بچنے کے لیے اسلام قبول کرنا دراصل اسلام کو اپنی غرض کے مطابق استعمال کرنا ہے، اور ضرورت پوری ہونے کے بعد اسلام کو چھوڑ دینا ہے۔ واضح رہے کہ اسلام ہی وہ واحد دین ہے جس میں داخل ہونے کے بیشمار راستے ہیں کوئی بھی شخص خواہ کسی بھی سابقہ دین سے اسکا تعلق ہو اسلام میں داخل ہوسکتا ہے، لیکن کسی بھی صورت میں ایک دفعہ داخل ہونے (اسلام قبول کرلینے کے بعد) اس سے نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد ہے: ''اسلام میں پورے پورے داخل ہوجاؤ''۔ (البقرہ)

Coptic عیسائیت میں طلاق دینے کی اجازت نہیں ہے، اور مسلمان عورت سے شادی کرنا بھی ممنوع ہے، چنانچہ انہیں دنیاوی مقاصد کو پورا کرنے کے لیے یہ لوگ اسلام قبول کر لیتے ہیں۔ یہ کہیں کا اسلام نہیں ہے، بلکہ کھلی ہوئی منافقت ہے اور ایسے لوگوں کو ''زندیق'' کہا جاتا ہے۔ زندیق ایسے لوگوں کو کہتے ہیں جو اسلام کا اظہار تو کرتے ہیں مگر پوشیدہ طور پر کفر دل میں رکھتے ہیں۔ Coptic عیسائیت کے افراد کا اپنا مقصد نکالنے کے بعد اس طرح نکلنا دراصل دوسروں کو دین سے برگشتہ کرنے کی ایک سازش ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کے اس طریقہ کو خوب واضح فرمایا ہے: ''کہا ایک گروہ نے اہل کتاب سے کہ ایمان لے آؤ اس کتاب پر جو اتاری گئی ایمان والوں پر صبح کے وقت اور انکار کر دو اسکا سر شام شاید (اسطرح) وہ اسلام سے برگشتہ ہو جائیں'' (البقرہ آیت ۷۲)۔ اس آیت مبارکہ کے شان نزول کی تفصیل کسی بھی تفسیر میں دیکھی جا سکتی ہے۔

مصر کی عدالت کا اس بات کی اجازت دینا کہ شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے میں اسلام کے بجائے عیسائی کا لفظ درج کرنا، اور یہ اضافہ بھی کر دینا کہ ان لوگوں نے کچھ عرصہ کے لیے اسلام قبول کر لیا تھا انتہائی شرم ناک، اور کھلا ہوا ارتداد ہے اور معاشرتی پیچیدگیوں میں مزید اضافہ کا باعث ہے۔

مصر کے ان بارہ افراد نے اسلام سے پھر جانے کا جو مظاہرہ کیا ہے وہ یقیناً ارتداد کے مرتکب ہوئے ہیں، (اللہ تعالیٰ انکو سمجھ دے، اور لوٹنے کی توفیق دے) اس میں کسی قسم کی مراعت دینا مسلمانوں کے اجتماعی نظام (شریعت) میں بہت بڑا فتنہ ڈالنے کے مترادف ہے۔ مرتد کی تعریف مولانا یوسف لدھیانوی (شہیدؒ) یوں کرتے ہیں: ''جو لوگ دین اسلام قبول کرنے کے بعد اس سے برگشتہ ہو جائیں وہ مرتد کہلاتے ہیں۔ جبکہ زندیق کی تعریف ان الفاظ کے ساتھ فرمائی ہے: اور جو لوگ دعویٰ اسلام کا کریں' لیکن عقائد کفریہ رکھتے ہوں اور قرآن و حدیث کے نصوص میں تحریف کر کے انہیں اپنے عقائد کفریہ پر فٹ کرنے کی کوشش کریں انہیں زندیق کہا جاتا ہے۔
(آپ کے مسائل اور انکا حل صفحہ 45)

جسٹس عبدالقادر عودہ (شہید) عہد فاروق میں مصر کی عدالت کے قابل ترین جج تھے، (آپ نے اس منصب سے اس بناء پر استعفاء دیدیا تھا کہ آپ مسلمان ہوتے ہوئے غیر اسلامی قوانین کے تحت مقدمات کے فیصلے کرنے کے لیے تیار نہ تھے) آپ نے اپنی کتاب التشریع الجنائی الاسلامی میں ارتداد کے موضوع پر مصر کے قانون کو سامنے رکھتے ہوئے بہت خوبصورت انداز میں اس مسئلہ کی وضاحت کی ہے: آپ نے مرتد کی تعریف یوں کی ہے: ''مرتد وہ مسلمان ہے جو دین اسلام ترک کر دے، شریعت اسلامیہ میں مرتد کا خون معاف ہے۔ آپ کے بقول مصری قانون عقوبات' جدید قوانین کے منہاج پر مرتب کیا گیا ہے، چنانچہ مصری قانون میں ارتداد کی سزا پر کوئی دفعہ نہیں ہے' حالانکہ اسلام تمام اسلامی ممالک کے نظام اجتماعی کی اساس ہے، مگر مصری قانون میں ارتداد کی سزا کے